الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد
معہ ضمیمہ درس قرآن مجید
Reg. No. L. CCLXXXVIII
مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر ایں صد
چار روپے پیشگی
جلد ۱۲
۲۵ - رجب سنہ ۳۱ اھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جولائی سنہ ۱۳ء مطابق ۲۸ ہاڑ سمت ۱۹۶۹
نمبر ۲
بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت ص کو بکلّی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ص کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت ۴۹

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم دوری از آں عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ تمام درس بدستور جاری ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب دورے سے آگئے ہیں۔ عاجز راقم کو ہمراہی شیخ غلام احمد صاحب جموں جانے کا حکم حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ وہاں کی جماعت نے درخواست دی تھی کہ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے واسطے حضور خود تشریف لاویں یا کسی کو بھیجدیں + میرے پیچھے اخبار برابر نکلتا رہے گا۔ انشاء اللہ + مولوی صدر الدین صاحب بعض ضروری کاموں کے سرانجام دینے کے واسطے شملہ تشریف لے گئے ہیں وہاں ان کے دو لیکچر بھی ہوئے ہیں ایک اُردو میں ایک انگریزی میں + قادیان میں اب ڈاک کی آمد و رفت بجائے دو دفعہ کے ایک دفعہ ہو گئی ہے۔ جس سے خطوط بہت دیر میں پہنچتے ہیں۔ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت میں اس تکلیف کے دور کرنے کے واسطے عرضی دی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ وہ توجہ فرما دینگے۔

کلامِ امیر رض

صرف مُرید کہلانا مفید نہیں

ایک شخص کا خط پیش ہُوا کہ آپ کے ایک مرید نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ فرمایا:۔ میری مُریدی پر کیا منحصر ہے۔ لوگ اُمّت محمدیہ میں شامل ہو کر زنا، چوری اور ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ رنڈیاں بھی مسلمان اور محبّان حسین کے گروہ میں شامل ہیں۔ خدا کی مخلوق میں کیا کچھ بدیاں ہیں۔ کسی قوم میں داخل ہونے سے یا کسی کے مُرید کہلانے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ انسان اپنے اعمال کو درست نہ کرے

ذریعۂ نجات

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی ؏

محمد ظہیر الدین اروپی

کچھ عرصہ ہُوا۔ اخبار بدر میں ایک اعلان نکلا تھا۔ کہ بعض لوگ خود بخود اشتہار چھاپتے ہیں ایسے اشتہارات سلسلہ احمدیہ کی طرف سے نہ سمجھے جائیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت اور رضامندی سے وہ نہیں ہوتے۔ اس پر منشی محمد ظہیر الدین صاحب اروپی کے ایک خط کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم دیا ہے کہ اخبار میں شائع کر دیا جاوے کہ یہ اس اعلان کے ساتھ محمد ظہیر الدین کا کوئی تعلق نہ تھا بلکہ وہ اعلان مولوی یار محمد و عبد اللہ تیماپوری کے متعلق تھا۔ مگر افسوس محمد ظہیر الدین نے اس کی عجیب تلافی کی ہے کہ اپنے ایک تازہ خط میں مجھے اطلاع کی ہے کہ میرا آپ کے بعض عقائد کے ساتھ اختلاف ہے۔ لہٰذا میں ان کی تحریر کے مطابق اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ محمد ظہیر الدین میرے عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پس ایسی صورت میں وہ مینہہ سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے کھڑے ہو گئے کیونکہ اگر کسی فروعی اختلاف کا ذکر فرماتے تو مقام سکوت ہوتا اب وہ مجھ سے عقائد کا اختلاف رکھتے ہیں اور اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اس لئے میرا ان سے کیا تعلق اور میری جماعت کا ان سے کیا علاقہ۔ محمد ظہیر الدین نے عجیب تلافی کی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کلامِ مسیح

ہمارے مکرم دوست قاضی محمد عالم صاحب قاضی کوٹی نے (جن کی محبت اور اخلاص کے سبب ہم معزز ناظرین سے ان کے واسطے خاص دُعا کی سفارش کرتے ہیں) ہمارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پُر معرفت تقریر کا خلاصہ بھیجا ہے جو کہ ہم شکریہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جس کسی کے پاس اس قسم کے خطوط ہوں وہ ہمیں درج اخبار کرنے کے واسطے ارسال فرما دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب جی سلمہ ربہٗ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ واضح ہو کہ سنہ ۱۹۰۰ء میں خاکسار لجب پیچش میں سخت مبتلا ہو گیا اور تین چار ماہ بیمار رہ کر سخت مایوس ہو گیا تو خاکسار نے مبلغ عہ روپے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بطور نذر ارسال کئے اور اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم کو خاص طور سے دُعائیں کرانے کے واسطے قادیان شریف بھیجا قاضی صاحب نے جو خط قادیان شریف سے ارسال کیا اسمیں حضرت صاحب کی ایک مفصل تقریر جو حقائق اور معارف سے پُر اور نہایت مفید نصائح پر مبنی ہے درج تھی اور وہ تقریر احمدی بھائیوں کو نہایت مفید ہونے کے سبب جناب کے اخبار میں درج ہونے کے قابل ہے وہ خط درج ذیل ہے۔ چونکہ حضرت ... آج کل بہ اہتمام الٰہی کئی امور عظام میں مصروف ہیں جن کا نتیجہ بعض تصنیفات عجیبہ عنقریب مشاہدہ فرما دیں گے اور معمولاً ایسی محنت شاقہ کے وقت دوران سر ضرور لاحق حال ہوتا ہے اسواسطے اکثر نمازیں جمع کیجاتی ہیں لہٰذا عاجز بمشکل تمام تیسرے دن اجازت پا کر خاص مقام نشستگاہ میں حاضر ہُوا۔ شے معلوم اور عرض معلوم بہ تفصیل تمام گذارش کی اور انھوں نے بھی کام مرحوم سے فارغ ہو کر بخوبی سُن لی اور جو لکھ کر دی تھی وہ بھی دیکھی۔ بعدش بفرحت تمام وعدہ فرمایا کہ میں ضرور دعا کرونگا۔ آپ محمد عالم کو تسلی دیں پھر دیر تک نصح اور موعظت کے طور پر کلمات طیبات فرماتے رہے۔ بار بار فرماتے کہ احمد شاہ کی طرف وہم کے طور پر بھی خیال نہ لے جاویں واقعی وہ کچھ بھی نہیں یہ وسوسہ شرک سمجھیں۔ عوام کا بھی کا طعن و تشنیع جتنا اثر کریگا اسی قدر اپنے راستہ کو خالی تصور کریں کامل یقین والوں کو شیطان چھو بھی نہیں سکتا اس موقعہ پر یہ بھی فرمایا میرا تو یقین ہے کہ حضرت آدم کی استعداد میں کسی قدر تساہل تھا تب ہی تو شیطان کو وسوسہ کا قابو مل گیا۔ واللہ اگر اس جگہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو ہر قابل کھڑا کیا جاتا تو شیطان کا کچھ بھی پیش نہ جاتا کسی موقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں کی اور کمزوریوں کی جڑ ہے ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ مالک حقیقی کی رضا میں اوقات عزیز بسر کرنے کی ہر وقت کوشش رکھیں۔ حاصل یہی ہے ورنہ آج چل دینے اور مثلاً اور پچاس سال بعد کوچ کرنے میں کیا فرق ہے۔ جو آج چاند و سورج ہے وہی اُسدن ہو گا جو انسان نافع اور اس کے دین کا خادم ہوتا ہے اللہ تعالےٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور شر الناس کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ سو آپ سب کام ہر حال خدا میں ہو کر کریں۔ خود اللہ تعالےٰ آپکو محفوظ رکھے گا۔ یہ الفاظ بھی فرمائے کہ تیس سال سے زیادہ عرصہ گذرتا ہے مجھے اللہ تعالےٰ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسّی برس یا دو چار اُوپر یا نیچے ہوگی۔ اس میں بھی بھید ہے کہ جو کام مجھے سپرد کیا ہے اسقدر مدت میں تمام کرنا منظور ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

خاص جماعت کی اصلاح و تربیت کیلئے

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

کہ پہلوں کو مشکل ہوتی ہے - ان کے مقابلہ میں پچھلوں کو سہولت اور آسانی ہوتی ہے وہ پہلوں کی تعلیم پیش کر دیتا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ باوجود یکہ پہلے نبی پچھلوں کے لئے راہ صاف کر جاتے ہیں مگر پھر بھی پیچھے آنے والوں پر ان کی قوم اعتراض کرتی اور ان کا انکار کر دیتی ہے - پس یہ کیسی صاف راہ ہے **ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں جب کوئی نبی آیا اسکے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے ؟**

ایسا پیچھی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ نے کفر - ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کر دیا ہے پہلے نبی آتے رہے ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں ماننے والے اور نہ ماننے والے کیا ان کے متعلق کوئی شبہ نہیں پیدا ہوا ؟ اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جو اب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں ؟

قرآن مجید میں ایک مثال اللہ تعالےٰ نے دی ہے
اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّھَا وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ○

فرمایا ایمان ہو یا کفر ہو شرک ہو فسق ہو نفاق ہو ان کی مثال ایک درخت کی سی ہے ایمان کی مثال ایک پاک درخت کی سی ہے اور کفر - شرک - فسق - نفاق وغیرہ کی مثال ایک خبیث درخت کی سی ہے جب زمین میں بویا جاوے تو ایک لو نکلتی کوئی اسکو دیکھ کر نہیں کہہ سکتا کہ گھاس جتنا ہوگا یا بڑ کے درخت جتنا ہوگا - پھر وہ بڑھتے بڑھتے ایک زمانہ میں اپنی حقیقت خود بتا دے گا - جب وہ بڑ کا درخت ہوگا تو بڑ کی طرح بڑھے گا اور پھیلے گا اور آخر بڑ ہی کہلائے گا اب اگر اس کے ایک دو پتہ توڑ ڈالو تو کیا کہہ دوگے کہ بڑ سوکھ گیا ؟ جب ہزار دو ہزار پتہ توڑ کر دے آؤگے تو اس درجہ تک کی اس کی حیثیت کم ہو جائے گی - پھر جب لاکھ دو لاکھ پتے اتار دئے تو اور بھی گھٹے گا - پھر جب اسکی ڈالیاں اور شاخیں کاٹ دوگے تو اور بھی +

دیکھو اونٹوں والے پیپل کے درخت کو کاٹ لیتے ہیں - ڈالیاں کاٹنے سے ابھی درخت موجود ہوتا ہے - اور جڑ کٹ جاوے تو کچھ نہیں رہتا - اسی طرح کفر - شرک - فسق اور نفاق ہے +

ایک شخص اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتا دوسرا کہے مانتا ہوں اس صورت میں اللہ تعالےٰ کو ماننے والا افضل ہے - اب ایک اور ہے جو اللہ تعالےٰ کو ماننے کے ساتھ کہتا ہے بت کو بھی سجدہ کر لو مگر دوسرا کہتا ہے بت پرستی نہیں کرنی چاہیئے - اب یہ موحد اس مشرک کے مقابلہ میں مقدم ہے - پھر ایک ہیں جو نبیوں کو مانتے ہیں اور دوسرے نہیں مانتے - اب نبیوں کو ماننے والا منکر سے مقدم ہوگا - ایک قوم ہے جو ادریس اور یحییٰ کو مانتی ہے قرآن شریف ان کو صابی کہتا ہے یہ قوم اب بھی ہے - یہود بہت سے نبیوں کو مانتے ہیں مگر مسیح کا انکار کرتے ہیں - اور ایک وہ ہیں جو مسیح کا بھی اقرار کرتے ہیں پس جو مسیح کو مانتے ہیں وہ انکے منکروں سے قریب ہو گئے - پھر عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیا - اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اقرار کر دیا - ابوبکرؓ ان سب سے افضل ہو گیا - اب صحابہ - تابعین تبع تابعین - اولیاء اللہ چشتی - قادری - سہروردی ہوں یا نقشبندی ہوں رفاعی ہوں یا احمدی (مرزائی) ہوں - انہیں راستبازوں کے ماننے والے اور رکھنے کرنے والے - اپنے اپنے مراتب رکھینگے + جو انکار راستباز کا کرتا جاوے گا وہ گرتا جاوے گا +

یہ بنیاد رافضیوں نے رکھی - ایک رافضی نے مجھے ایک رسالہ دکھایا جس کا نام طریق نجات تھا - اسمیں تمام اولیاء اللہ پر ایک لعنت کا باب الگ لکھا ہے تمام محدثین پر لعنت کا باب الگ - میں نے اسے دیکھکر کہا کہ تم نے حد کر دی ہے تمہیں کچھ بھی نصیب نہ ہوگا وہ جھوٹا ہی مر گیا - جیسا میں نے ابھی کہا ہے یہ رفض کا شبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا - کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے ؟ لڑکوں کو پڑھاتا ہے ... کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے - ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگینگی جسنے مجھے خلیفہ بنایا - یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں +

غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتا دیئے گئے ہیں +

حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط

قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں +

اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے اسی حصہ میں اس کو اپنی قریبی سمجھ لو جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کرکے ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں +

ایسا صاف مسئلہ ہے مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہتے ہیں۔ نکمے لوگ ہیں اور کام نہیں (بیہودہ) باتوں میں لگے رہتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو قلعے فتح کرتے ہیں اور ایک یہ ہیں +

کیا کوئی خلافت کے کام میں روک ہے

تیسری بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے اور وہ میرے دوست کہلاتے ہیں اور میرے دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ خلافت کے کام میں روک **لاہور** کے لوگ ڈالتے ہیں۔ میں نے قرآن کریم اور حدیث کو استاد سے پڑھا ہے اور میں دل سے انھیں مانتا ہوں۔ میرے دل میں قرآن اور حدیث صحیح کی محبت بھری ہوئی ہے۔ سیرۃ کی کتابیں ہزاروں روپیہ خرچ کرکے لیتا ہوں۔ ان کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے اور یہی میرا ایمان ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا +

آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا اور پھر نبی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا **صاحب کے بعد خلیفہ کیا**۔ اب اور سنو

انا جعلنکم خلٰئف فی الارض

تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالےٰ نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت اور رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے +

لاہور میرا گھر نہیں۔ میرا گھر بھیرہ میں تھا۔ یا اب قادیان میں ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ لاہور **کا کوئی آدمی نہ میرے امر خلافت میں روک بنا ہے نہ بن سکتا ہے۔**

پس تم ان پر بدظنی نہ کرو +

قرآن مجید میں فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث + اللہ تعالےٰ نے یہی تعلیم دی ہے۔ بدظنی سے ہٹ جاؤ۔ یہ برباد کر دے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدظنی بڑا جھوٹا ہوتا ہے پس تم بدظنی نہ کرو۔ اب بھی میرے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ لاہور کی جماعت **خلافت** میں روک ہے میں ایسا اعتراض کرنے والوں کو کہتا ہوں کہ یہ بدظنی ہے اسکو چھوڑ دو۔ تم پہلے ان جیسے اپنے آپ کو مخلص **بناؤ**۔ لاہور کے لوگ مخلص ہیں حضرت صاحب سے انھیں **محبت** ہے غلطی انسان کا کام ہے اس سے ہو جاتی ہے ان سے بھی غلطی ہوتی ہے یہ جدی بات ہے۔ مگر ان لوگوں نے جو کام کئے ہیں تم بھی کرکے دکھاؤ +

میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ جو **لاہور** والوں پر بدظن ہے کہ وہ خلافت میں روک ہیں۔ اسے یاد رہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بدظنی کرنے والے کو یہ سرٹیفکیٹ ملتا ہے ان الظن اکذب الحدیث۔ اور اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ وہاں سے اثم کا خطاب ملتا ہے۔ بدظنی سے کیونکہ غیبت تجسس پیدا ہوتی ہے۔ خدا نے اس کے متعلق فرمایا لا یغتب بعضکم بعضا۔ پس **مخلصوں** پر بدظنی کرتے ہو اور میرا دل دکھاتے ہو خدا سے ڈرو۔ تمہارے لئے میں دعا کرتا ہوں ایسے محروم نہ بنو +

اگر مان لیا ہے تو سنتے رہو۔ اور نہیں تو میری کی دوا موجود ہے) میں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھاتا ہوں کہ **خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں**۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا (اللھم متعنا بطول حیاتہ) **تو پھر وہی کھڑا ہوگا** جسکو خدا چاہے گا۔ **اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا** +

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے **اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے**۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے +

دیکھو! میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں میرا مولےٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے **میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے**۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو +

وہ اخبار نویس جو لکھتا ہے کہ کوئی رشتہ دار میرا معتقد نہیں * وہ توبہ کر لے۔ وہ مرزا صاحب کے رشتہ داروں سے پوچھ لے مرزا سلطان احمد صاحب کی بیوی اور بچے تک تو میرے مرید ہیں اور وہ آپ حضرت

---

* حاشیہ۔ برادرم **صادق** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خدام میں سے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کے ساتھ انھیں ارادت تامہ ہے۔ انھوں نے جو مضمون رئیسان پنجاب میں سے نقل کیا تھا گو اسکی اجمالی تردید پہلے صفحہ پر کی تھی۔ مگر اس سے وہ شبہ جو خلیفۃ **المسیح** نے ظاہر کیا باقی رہتا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے غلط فہمی سے لوگوں کو بچانے کے لئے اسپر نوٹ دیا اور برادر **صادق** کی محبت اور ایمان نے ایک لحظہ کیلئے گوارا نہ کیا کہ اسکا اثر بد رہے۔ چنانچہ انھوں نے اسی روز شام کو اسکی تردید میں ایک اشتہار شائع کر دیا جو بدر ۴ جولائی کے ساتھ ضمیمہ ہوا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا (ایڈیٹر)

کی عبدگی ہر ایک بھی میرا معتقد تھا۔ پس جو ایسا کہتے ہیں۔ کہ رشتہ دار میرے مرید نہیں جھوٹ کہتے ہیں۔ کیا کفر کا لفظ یہاں تک سنے رکھتا ہے اور کفر بمعنے انکار نہیں ؟

(اگر کہو کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں تو میرے مخلص دوستوں پر بدظنی ہوتی ہے اسے چھوڑ دو۔ جو شخص کسی پر بدظنی کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا۔ جب تک اس میں مبتلا نہو۔ میں سنتا ہوں۔ تم آپس میں اختلاف کرتے ہو۔ اختلاف انسان کی فطرت میں ہے یہ ہٹ نہیں سکتا مگر اس کو **شغل نہ بناؤ** جس امر پر اللہ تعالےٰ نے تم کو جمع کر دیا ہے اس **وحدۃ** کے مرکز کو نہ چھوڑو +

کبھی کبھی مجھے ان حالتوں کو دیکھ کر **بددُعا** کا جوش آتا ہے۔ مگر پھر رحم سے کام لیتا ہوں۔ توبہ کرلو ہماری **زندگی میں چھوڑ دو۔**)

تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالےٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا +

سنو! تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں **اوّل** اُن امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔

جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں

جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی **حق** نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں **بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا۔** ان پر رائے زنی نہ کرو +

جن پر ہمارے امام اور مقتدا نے قلم نہیں اٹھایا تم اُن پر جرأت نہ کرو۔ ورنہ تمہاری تحریریں اور کاغذ ردی کر دینگے۔ تم میں کوئی **تصنیف** کرتا ہے۔ اور اگر کہو کہ تمہارا قلم نہیں لکھ سکتا تو کیا ہم بھی نہ لکھیں تو **نورالدین**

تصدیق - فصل الخطاب - ابطال الوہیت

مسیح کو پڑھ لو۔ مجھے لکھنا آتا ہے اور خوب آتا ہے مگر خدا تعالےٰ کی ایک مصلحت نے روک رکھا ہے اور ہاں **خدا نے روکا ہے۔**

(اب بھی تمہارے رسائل میں غلطیاں ہوتی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں غلطیاں ہوتی ہیں مگر خدا نے چاہا ہے کہ خاموش رہوں تم کیا ہستی رکھتے ہو کہ جو نہ میرے دربار سے اجازت ہوتی ہے نہ خدا کی طرف سے تمہیں امر ہوتا ہے اور تم جرأت کرتے۔ دیکھو یاد رکھو۔ تمہاری کوئی جماعت نہ بنے گی۔ تم لکھ رکھو کوئی ایسی جماعت نہ بنا سکوگے

پس میری بات کو یاد رکھو اور بدظنی چھوڑ دو تفرقہ نہ کرو۔ حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے اس کے **خلاف** نہ کہو نہ کرو ورنہ احمدی نہ رہوگے۔ یہ خیال چھوڑ دو کہ لاہور کے لوگ خلافت کے امر میں روک ہیں۔ اگر ایسا نہ کروگے تو پھر خدا مسیلمہ کا سا معاملہ کریگا +

جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھو۔ درود۔ اور استغفار پڑھو۔ حلال طیب کماؤ اور کھاؤ۔ ان بیہودہ باتوں سے کوئی نفع نہیں اُٹھا سکتے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان نکما نہیں بیٹھ سکتا۔ میں نئے تجربہ کی سپارس نہیں کرتا بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ حالت ایسی ہی ہے کہ اگر بیوی اچھی خوبصورت مل گئی تو صرف شہوانی کام رہ گیا۔ اسی شہر میں ایک بڑا آدمی گزرا ہے۔ ایک انگریز اس سے ملنے کو آیا۔ اس کو اُس نے اپنی افواج کا معائنہ کرایا۔ رسالے۔ پیادے۔ توپ خانہ وغیرہ دکھا کر پوچھا کہ کیسی فوج ہے اُس نے شکریہ ادا کیا اور اظہار مسرت کیا۔ فوج سامنے کھڑی تھی مگر حکم دیا کہ حاجی کی فوج لاؤ۔ اندر سے بڑی خوبصورت عورتیں ہتھیاں لگائے ہوئے آگئیں۔ اس انگریز سے پوچھا کہ ایسی فوج بھی دیکھی ہے۔ اس نے کہا کبھی نہیں۔ اس پر اس رئیس نے کہا کہ پہلی فوج میری ہے اگر وہ بغاوت کردے تو میں اکیلا اسے تباہ کر سکتا مگر اس فوج کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست کھاتا ہوں +

غرض کچھ مسلمان تو اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور طیار ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو نکمے ہیں سارا دن مباحثات کرتے ہیں۔ ان سے پوچھو۔ فرشتوں نے اعتراض کرکے کیا لیا تھا۔ پس تم ان جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

تم میں ایسے لوگ ہوں جو خیر مسلم کیطرف بلانے والے ہوں۔ پسندیدہ اور بھلائی کے **کاموں کا امر کریں اور** ناپسندیدہ باتوں کو روکیں۔ وہ مظفر و منصور ہونگے اب میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ میرے بڑھاپے اور بیماری کو دیکھ لو۔ اپنے اختلافوں کو دیکھ لو۔ کیا یہ تمہیں خدا سے ملا دینگے۔ اگر نہیں تو پھر ہماری بات مانو اور محبت سے رہو اور اس طرح پر رہو کہ میں تمہیں دیکھ کر اسی طرح خوش ہو جاؤں جس طرح پر مسجد کو دیکھ کر خوش ہوا۔ جس طرح شہر میں **داخل** ہو کر مسجد کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خدا کرے کہ جاتے **ہوئے مجھے یہ آواز آوے کہ تم باہم ایک ہو اور تم محبت سے رہتے ہو۔**

تم بھی دُعاؤں سے کام لو۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔

وباللہ التوفیق +

محکمہ تعمیر کو مشورہ | برادر سراج الدین صاحب

سمبڑیال سے اپنی تجربہ کاری کی بنا پر محکمہ تعمیر صدر انجمن کو صلاح دیتے ہیں کہ عمارت مدرسہ کا کام ٹھیکہ پر کرایا جائے اور اپنی تجربہ کاری کی تصدیق میں اپنے والد کے سارٹیفکیٹ بھی ساتھ شامل کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ کام میں نے اپنے والد کے ساتھ خود بنوائے ہیں اور علاوہ اسکے بعض اور معاملات میں بھی انجمن کے بعض کارندوں کی کچھ غلطیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ انکی مخلصانہ تحریر قابل قدر ہے اور ہم نے اسے سکرٹری صاحب کے پاس بھیج دیا ہے تاکہ وہ اس پر غور کریں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ ایسے ایسے لائق ٹھیکہ داروں کی تجربہ کاری سے ضرور مستفید ہونا چاہیئے +

ایک جھوٹ کی تردید اور معذرت

یہ مضمون بطور ضمیمہ پچھلے اخبار کے ساتھ روانہ ہو چکا ہے اب اُسے متن اخبار میں بھی درج کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

پچھلے اخبار بدر میں ایک مضمون بعنوان "تذکرہ خاندان حضرت مرزا صاحب" شائع ہو چکا ہے - جو ناظرین پڑھ چکے ہیں - یہ مضمون جیسا کہ ظاہر کیا جا چکا ہے - ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے - جو ایک انگریز کی تصنیف ہے - اس مضمون کے آخر میں ایک فقرہ ہے جس کی مناسب اور مفصل تردید اسی اخبار میں ہو جانی ضروری تھی - مگر مجھے اپنی غفلت پر افسوس ہے - کہ سوائے ایک مختصر ریمارک کے اس میں کچھ لکھا نہ گیا - وہ فقرہ یہ ہے:

"مرزا غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نورالدین جو چند سال مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے - غلام احمد کا اپنا رشتہ دار ایک بھی اس کا پیرو نہیں" +

اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اس بات کا شاہد ہے کہ اس مضمون کو درج اخبار کرنے کے وقت الفاظ اس کا پیرو سے میں نے مراد حضرت مرزا صاحب کا پیرو سمجھا - اور میں نے یہ خیال کیا - کہ مؤلف کا یہ منشا ہے - کہ حضرت مرزا صاحب کے جدی رشتہ دار اُن (مرزا صاحب کو) مسیح نہ مانتے تھے چونکہ میرے معلومات کے مطابق یہ کُلیہ بھی غلط تھا - اسواسطے میں نے اس کی تردید اسی اخبار میں تمہیدی الفاظ میں کردی تھی - کہ "حضرت صاحب کے بعض رشتہ دار بھی آپ کے مریدین میں شامل ہیں" +

لیکن مذکورہ بالا سے یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے کہ احمدی جماعت کے موجودہ امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ کو حضرت مرزا صاحب کا کوئی رشتہ دار نہیں مانتا - اگرچہ الفاظ سے ایسا ظاہر ہے مگر چونکہ ایسی بات میرے روزمرہ کے مشاہدہ اور امر واقعہ کے بالکل خلاف ہے - بلکہ ایک صریح جھوٹ اور کذب بیانی ہے - اس واسطے پہلے میرا خیال مطلقاً اس طرف گیا ہی نہیں - کہ اس عبارت کے یہ معنے ہیں - لہٰذا اب اس تحریر کے ذریعہ سے یہ امر واضح کیا جاتا ہے - کہ اگر مؤلف کتاب کا وہ منشاء تھا - کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت اور مسیحیت کو ان کے جدی رشتہ داروں نے نہیں مانا تو وہ بھی کُلیۃً درست نہیں - کیونکہ اگرچہ سنت انبیاء سے ظاہر ہے - کہ نبیوں کے اقرباء عموماً کم ہی ان کے ماننے والے ہوئے - اور حضرت عیسےٰ کے اقوال سے بھی ظاہر ہے کہ نبی کو اپنے وطن میں عزت نہیں - تاہم یہ امر واقعہ ہے - کہ حضرت مرزا صاحب کے خاندان کے بعض افراد اور قادیان کے مغلوں میں سے کئی شخص آپکی زندگی میں آپ کے مرید ہو چکے تھے - اور اس عبارت سے جو یہ منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے رشتہ دار حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مرید نہیں - یہ تو ایک صاف دروغ ہے - کیونکہ نہ صرف حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی لڑکے خُسر داماد جو حضرت کے مرید تھے - سب کے سب بلا استثنیٰ حضرت مولوی صاحب کے خلیفۃ المسیح ہونے پر یقین اور ایمان رکھنے والے ہیں - بلکہ بعض وہ جدی رشتہ دار بھی جو حضرت مرحوم کی زندگی میں آپ کے مرید نہ تھے - وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر توبہ کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں - اور حضرت مرزا صاحب کے اہلبیت کو جو اخلاص حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہے - اور جس محبت اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ حضرت ام المومنین نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اور اُن کے بھائیوں نے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی صاحب کے حضور میں دکھایا ہے - اس کی نظیر بہت کم پائی جا سکتی ہے یہ صاحبان اس خلافت اوّل کے اول المومنین ہیں - اور میں دیکھتا ہوں - اور میں کیا دُنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ہر وقت اپنی جانوں تک نثار کرنے کے واسطے تیار ہیں - اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اُنکے پاک نمونے پر چلنے کی توفیق دے میں نہیں جانتا کہ میں اپنی اس غلطی کو اپنی نالائقی کیطرف منسوب کروں یا اپنی کم فہمی اور نادانی کے ذمہ لگاؤں - کیونکہ یہ سب باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں لیکن سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے - کہ میری بعض شامت اعمال کا نتیجہ ہے کہ مجھ سے ایسی کوتاہی سرزد ہوئی - کہ میں نے پچھلے اخبار میں ہی مفصل نوٹ نہ دیا - رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - میں اُن تمام اپنے مطاع - محسن بزرگوں اور ناظرین اخبار سے جن کے واسطے میری یہ نابکاری موجب تکلیف ہوئی ہے - معافی اور نیک دُعا کا خواستگار ہوں - چونکہ اخبار تیار ہو چکا ہے - اسواسطے یہ ورق بطور ضمیمہ کے بڑھایا جاتا ہے الگ بھی تقسیم کیا جاتا ہے اور اگلے اخبار میں انشاء اللہ اس مضمون کو دوبارہ بھی درج کیا جائے گا - لوگ جانتے ہیں - کہ اس اخبار کا ایڈیٹر میں ہوں لیکن بعض دفعہ میری عدم موجودگی کے وقت اخبار کوئی اور بھی ایڈٹ کرتا ہے لہٰذا اس امر کو ظاہر کرنے کے واسطے کہ اس بیہودگی کا ذمہ وار صرف میں تھا - میں اس معذرت کے نیچے اپنا دستخط بھی کر دیتا ہوں +

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر
۱۴ - جون ۱۹۱۲ء

ضرورت کتب

اگر کسی صاحب کے پاس تصدیق براہین احمدیہ اور ریویو انگریزی بابت جنوری ۱۹۱۱ء ہو اور قیمتاً دیکین تو مطلع فرمادیں - مشکور ہونگا - محمد نصیب دفتر سکرٹری - قادیان

ارشاد المسیح

۲۲ - مئی ۱۹۱۲ء کے اخبار بدر میں تعلیم حضرت مرزا صاحب مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام مُسدس کی شکل میں چند بند درج ہو چکے ہیں - اب اس سلسلہ کو ملا کر پڑھنے اور عمل کرنے سے دگنا ثواب ہوگا - خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

قبول اس کی درگاہ میں تم نہ ہوگے ۔۔۔ اگر راستے پر نہ اس کے چلوگے
اگر تیرگی سے کے آگے بڑھوگے ۔۔۔ تو جتنا بڑھوگے بس اُتنا گھٹوگے
ذرہ بھی جو دل میں سیاہی رہیگی
تو دونوں جہاں میں تباہی رہیگی

خدا کی قسم جو خدا ہے تمھارا ۔۔۔ بھلا اور بُرا دیکھتا ہے تمھارا
کبھی حوصلہ یہ ہوا ہے تمھارا؟ ۔۔۔ کوئی راز اس سے چھُپا ہے تمہارا
جو دنیا کی لعنت ہے اُس سے نہ ڈرنا
دھُواں بن کے اُڑجائیگی غم نہ کرنا

ڈو لعنتِ حضرتِ کبریا سے ۔۔۔ ڈرو ہاں ڈرو برقِ قہرِ خدا سے
ڈا جوشِ بارانِ رنج و بلا سے ۔۔۔ حذر گو شہِ چشمِ قہر آشنا سے
یہ لعنت اُتر آئی گر آسمان سے
اُڑا دیگی بنیاد دونوں جہاں سے

نہ دنیا لذات پر بھُول جاؤ ۔۔۔ نہ یُوں نفس سرکش کو فربہ بناؤ
د تن پروری کی محبت دیکھاؤ ۔۔۔ نہ موٹے ہوا تنے کہ خسل سماؤ
وہ دروازہ جس سے گزرنا پڑیگا
وہاں موٹے تازے کو مرنا پڑیگا

اگر بُو رہی تم میں کبر و دربار کی ۔۔۔ کسل خود پسندی نے گر دل میں جا کی
رہی تم کو خواہش اگر ماسوا کی ۔۔۔ تو ہے دُور منزل رضاء خدا کی
خودی نے اگر دیدیا تم کو دہوکا
یہ شیوہ وہاں پر نہ منظور ہوگا

اگر منقلب ہو گی ہستی تمھاری ۔۔۔ تو بن جائے گی اوج بستی تمہاری
بنے شاید اک ہوشِ تن تمھاری ۔۔۔ اُجڑ کر ہو آباد ہستی تمہاری
اگر ماء کرنے کی عادت کروگے
توبہ بہ ترکِ شرارت کروگے

کریگا وہ جو تفرقہ ڈالتا ہے ۔۔۔ وہ نفسانیت کا بدن پالتا ہے
ملے تت کو مفت میں ٹالتا ہے ۔۔۔ بہانے غلط کار خود بھالتا ہے
فراست نے اس کو نہ چھوڑا کہیں کا
عجیب آدمی ہے یہ گھوڑا کہیں کا

وُہ بدبخت ہے بدنصیب آدمی ہے ۔۔۔ یہ کہنا میرا جس کے آگے ہنسی ہے
نہیں اس اِسباب سے آگہی ہے ۔۔۔ کہ دراصل کہنا خدا کا یہی ہے
ادھر کہہ ادھر بھارو نہ جوشِ اثر کو

مسئلہ حُبّ اہلبیت کا حل

مذہبی دنیا کے ان مسائل و مباحث میں سے جو باوجودیکہ اکثر مخالف و موافق میں معرکۃ الآرا ہیں - مگر پھر بھی وہ عام فہم انسانی سے بالا تر ہی رہتے ہیں - حب اہلبیت کا مسئلہ بھی ہے۔

بغض اہل بیت کرام سوائے خوارج کے کسی اسلامی فرقہ کا شعار نہیں - حُبّ اہلبیت سے کسی کو انکار نہیں - تاہم شیعہ صاحبان کو اصرار ہے - کہ سوائے ہمارے کوئی فرقہ بھی نہیں ہے جو سچے دل سے محبّ اہلبیت کرام علیہم اسلام ہو - اس کے ساتھ ہی شیعوں نے اپنے زعم اور فہم کے مطابق کچھ معیار بھی بنائے ہوئے - مثلاً تعزیہ داری - امام حسین - خاک شفا کی تسبیح یا ٹکیہ یا اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و ازواج مطہرات پر سب و لعن کرنا - یزید اور امیر معاویہ کو پانی پی پی کر کوسنا - وغیرہ وغیرہ۔

مگر نہایت افسوس ہے کہ ان کے یہ من گھڑت معیار آخر بے سود و بیکار ثابت ہوگئے - خداوند کریم کے فضل و کرم سے مجھ کو ایسے معیار ہاتھ لگے ہیں جن پر شاید ہی کوئی شبہ وارد کر سکے - اگر ہمارے شیعہ احباب اُن معیاروں کے مطابق اپنے دل ہی میں اپنے شیعہ میں اور محبّ اہل بیت ہونے کا امتحان کرلیں - تو یہ مسئلہ جس میں سینکڑوں برس سے وہ خود بھی فریب خوردہ ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ہر جگہ سرگرداں رکھتے ہیں بڑی آسانی سے آن کی آن میں حل ہو جاتا ہے یہ معیار عاجز راقم کا اپنا تجویز کردہ نہیں ہے بلکہ خود اہل بیت کرام کے اماموں کا معیار ہے جس سے کسی محب اہلبیت کو انکار کی جرأت ہی نہ ہو سکے - یہ معیار ایک پند آموز واقعہ پر مبنی ہے اور شیعوں کی ایک نہایت معتبر کتاب سے منقول ہے - ناظرین غور سے ملاحظہ فرماوین - وہو ہذا۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام جن کے روضہ مبارک پر حال ہی میں منہ کالے روسیاہ ظالموں نے مشہد مقدس میں گولہ باری کی ہے اور تمام اسلامی اخباروں میں ناپسندیدگی کا اظہار [illegible] بارہ اماموں میں سے آٹھویں امام ہوتے ہیں انکے والد بزرگوار کا نام امام موسیٰ الرضا ہے ان کے ایک بھائی کا نام زید تھا جو تاریخ اسلام میں زید النار کر کے مشہور ہیں صاحب کتاب لکھتا ہے کہ جب امام علی رضا خراسان میں سکونت پذیر تھے ایک دن آپکے اصحاب کی ایک جماعت بھی مجلس میں حاضر تھی اور زید بن موسے بھی اسی مجلس میں حاضر تھے اور اہل مجلس کے سامنے اپنی بڑائی کی باتیں کر رہے تھے حضرت علی اگرچہ مجلس کے ساتھ بات چیت میں مشغول تھے مگر زید کی باتیں بھی سنتے جاتے تھے پس آپنے (اپنے بھائی) زید کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اے زید [illegible] تم کوفہ کے بقالوں کی باتوں نے اس حدیث پر فریفتہ کر رکھا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت فاطمہ معصومہ [illegible] تمام محرمات سے اور خداوند کریم نے دوزخ کی آگ کو انکے فرزندوں پر حرام کر دیا ہے قسم ہے خدا کی کہ یہ حدیث وارد نہیں ہے مگر امام حسن و حسین و زینب و ام کلثوم کے حق میں جو کہ فاطمہ علیہما السلام کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے ہیں - سُنو! اے زید [illegible] بن جعفر علیہما السلام (اپنے والد بزرگوار اور جد امجد حضرت امام صادق کو یاد کرتے ہیں) خدا کی اطاعت کریں اور کئی دنوں روزے رکھیں اور کئی کئی راتیں عبادت میں کھڑے رہیں اور تم خدا کی نافرمانیاں کرتے رہو - جب دونوں قیامت میں جا حاضر ہوگے - کیا تم اور وُہ خداوند کریم کے نزدیک مساوی درجہ میں شمار ہوگے؟ کیا تم نے نہیں سُنا کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم (سادات) میں

نیکوں کو ایک نیکی کا دوچند اجر ملے گا اور ہمارے بدکاروں کو ایک نافرمانی کے عوض میں دوچند عذاب ہوگا۔ لحسنا کفلان من الاجر ولسیئنا ضعفان من العذاب۔ جب یہاں تک فرما چکے تو حسن الوشاء (راوی) کی طرف خطاب فرمایا کہ اے حسن وہ قرآن کی آیت کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ قال یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ جب (نوح کا بیٹا) خدا کے حضور میں گنہگار ٹھہر گیا۔ خداوند کریم نے اسکو نوح کے بیٹے ہونے سے ہی نکالدیا۔

کذا من کان منا لم یطع اللہ فلیس منا وانت اذا اطعت اللہ فانت منا اھل البیت۔ یعنے اس طرح سمجھ لو کہ جو ہمارا ہے اور خدا کی اطاعت نہیں کرتا وہ ہرگز ہمارا نہیں ہے اور (اے حسن الوشاء) [illegible] نافرمان نہ بنجائے۔ تو تو ہمارے اہل بیت سے ہو جائیگا۔ دیکھو کتاب ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب ششم مطبوعہ ایران صفحہ ۳۲ یہ ہے وہ معیار جسکی تصدیق خود قرآن شریف کرتا ہے اور دوسری احادیث ائمہ اہل بیت بھی مثلاً کافی میں ہے وما من شیعتنا الا من اطاع اللہ۔ یعنے کوئی ہمارا شیعہ نہیں۔ مگر وہی جو خدا کا فرمانبردار ہو ایسی مؤید و مصدق ہیں عقل سلیم بھی اسی کی تائید کرتی ہے بس کیا اچھا ہو کہ اس مبارک معیار پر شیعہ صاحبان بھی متفق ہو جاویں اور جو معیار انھوں نے بیشتر بنا رکھے ہیں ان کو نظر انداز کیا جاوے۔

والسلام - خاکسار خادم حسین - خادم بھیروی

حکیم محمد عمر صاحب کے احباب کو اطلاع ہو کہ وہ اپنے سفر سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں۔ اگرچہ حکیم صاحب کا سفر اپنے مقاصد طبی کے متعلق ہوتا ہے۔ مگر وہ ہر جگہ ایسے اشخاص کی مجلس میں سلسلہ حقہ کی تبلیغ دلیری سے پہونچا دیتے ہیں۔ جہاں دوسرے ذرائع سے تبلیغ کا ہونا بھی مشکل ہے۔ اور چونکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ع کی خدمت میں اکثر بیٹھتے ہیں اس واسطے دعاؤں سے کام لینے کے ہنر سے بھی واقف ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم صاحب کی زبانی اس خبر کے معلوم ہونے سے بھی خوشی ہوئی کہ مخدومی مولوی غلام حسین صاحب نے پشاور کے احباب میں چندہ تعمیر مدرسہ کے واسطے بجائے اقساط کے یکمشت روپیہ ادا کرنے کی تحریک کی ہے جماعت پشاور ہمیشہ قومی چندوں میں وافر حصہ لیتی ہے اور علاوہ اس کے افغانی احمدیوں کی خدمات کا خاص بوجھ وقتاً فوقتاً اُٹھاتی رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔

حکیم صاحب موصوف سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سیالکوٹ اور دیگر مقامات میں بھی تحریک چندہ عمارت ہو رہی ہے اور میر اعجاز حسین صاحب سب اوورسیر نے اس تحریک میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔